بفیضانِ نظر: پیرِ طریقت، واقفِ اسرارِ حقیقت، مخزنِ کرم حضرت قبلہ

سیدی وسندی

مرشدی باباجی سرکار **سید محمد علی شاہ** قدس سرہ العزیز

سجادہ نشین اوّل گنجِ کرم حضرت کرمانوالہ شریف ضلع اوکاڑہ

عید میلاد النبی ﷺ

مفتی محمد نعیم اختر نقشبندی

ناشر

غلامانِ کرمانوالہ۔ کاموکی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد والہ وسلم

عید میلاد النبی ﷺ

ماہ ربیع الاول کے طلوع ہوتے ہی چار دانگ عالم میں خوشی و مسرت کی لہر دوڑ جاتی ہے پر مژدہ چہروں پر بہار آجاتی ہے اور دلوں کی کلیاں کھل جاتی ہیں سحاب کرم جھوم جھوم کر برستا ہے جس سے دلوں کی خشک و بنجر زمین بھی سر سبز ہو جاتی ہے۔ درود و سلام اور مدحت سرکار کی میٹھی اور پیاری دلنواز صداؤں سے روح کو فرحت و تازگی ملتی ہے۔ کیوں نہ ہو کہ رب کا دلارا، اہل ایمان کی آنکھ کا تارا، نبی ہمارا رونق افروز ہوا ہے صلی اللہ علیہ وسلم

عیدیں دو یا اس سے زائد

دو عیدیں ہیں عید الفطر و عید الاضحیٰ تیسری عید جمعتہ المبارک ہے۔

حدیث شریف میں جمعتہ المبارک کو اہل ایمان کے لیے عید بتایا (مرقات) اور اہل عرب کے نزدیک تو ہر وہ اجتماع جو خوشی و مسرت کی وجہ سے ہو اسے عید کہا جاتا ہے انہی معنوں میں حضور علیہ السلام کے یوم ولادت کو عید کہا جاتا ہے۔

تاریخ ولادت و وفات

حضور علیہ السلام کی تاریخ ولادت و وفات میں اختلاف ہے مگر مشہور یہی ہے کہ ۱۲ ربیع الاول تاریخ ولادت و وفات ہے واللہ تعالیٰ اعلم

خوشی یا سوگ

بعض اذہان اس وہم کا شکار ہیں کہ جب تاریخ ولادت آتی ہے تو خوشی کی جاتی ہے۔ مگر وفات پر سوگ نہیں کیا جاتا۔ چاہیے کہ اس دن سوگ بھی کیا جائے تو اس شبہ کا جواب یہ ہے کہ سوگ صرف تین دن ہے اس کے بعد سوگ کی اجازت نہیں سوائے بیوہ کو کہ وہ اپنے خاوند کی وفات پر چار مہینے دس دن تک سوگ کرے۔ اس لئے حضور علیہ اسلام کے اس دنیا سے پردہ فرماجانے پر ہر سال سوگ نہیں کیا جاتا بلکہ آپ کی ولادت پر ہر سال خوشی کی جاتی ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام جمعہ کو پیدا ہوئے اور جمعہ کو وصال ہوا۔ جمعہ کو بطور عید تو منایا جاتا ہے مگر حضرت آدم علیہ السلام کی وفات کا سوگ نہیں کیا جاتا

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ

حضور علیہ السلام کے وصال پر سوگ نہ کرنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔
حضور علیہ السلام کی ولادت ہمارے لیے بہت بڑی نعمت ہے اور آپ کی وفات ہمارے لیے بہت بڑی مصیبت ہے اور شریعت مطہرہ نے ہمیں مصیبت کے چھپانے کا حکم دیا ہے اور حصول نعمت پر اظہار شکر نعمت کا حکم ہے جیسے لڑکے یا لڑکی کے پیدا ہونے پر عقیقے کا حکم ہے اور کسی کی وفات پر ذبح وغیرہ کا حکم نہیں دیا گیا بلکہ جزع وفزع کرنے اور آواز کے ساتھ رونے سے بھی منع کر دیا گیا۔ قواعد شرعیہ اس چیز پر دلالت کرتے ہیں کہ ماہ ربیع الاول میں اظہار خوشی کرنا مستحب اور باعث ثواب نہ کہ آپ کی وفات پر اظہار غم کرنا۔(الحاوی للفتاویٰ ۱۹۲)

محافل میلاد کا انعقاد

حضور علیہ السلام کی ولادت باسعادت کے موقعہ پر محافل میلاد کا انعقاد نہایت موجب برکت وسعادت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اس نعمت عظمیٰ کی تشریف آوری پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے اتنی عظمت ورفعت والا رسول ہم میں مبعوث فرمایا جس کی شہرت کے پھریرے ہر زمانے میں رہے اور جن کی امت میں ہونے کی دعائیں انبیا کرتے رہے۔ الحمد اللہ تعالیٰ علیٰ ذالک

قرآن مجید میں واضح طور پر رب کی نعمت کا چرچا کرنے کا حکم ہے(الضحیٰ آیہ ۱۱)
شکر نعمت کرنے اور فضل ورحمت الٰہی پر خوش ہونے کا حکم ہے (یونس آیہ ۵۸، ابراہیم آیہ ۷) لہٰذا نتیجہ یہ ہوا کہ حضور علیہ السلام جو اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت ہیں ان کی تشریف آوری پر خوش ہونا اور اظہار مسرت کرنا مسلمانوں کے لیے زیادتی ایمان کا سبب اور دلوں کی ضیا کا باعث ہے۔ ظاہر ہے جسے کمال ایمان محبوب اور جلائے قلب مطلوب ہے وہ تو ضرور عید میلاد النبیؐ منائے۔

گھروں میں محافل میلاد

حضور علیہ السلام کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین تو تذکار رسالت سے اپنی زبانوں کو تر وتازہ رکھتے تھے اور ان کی مجالس بھی ذکر رسول سے خالی نہ ہوتی تھیں۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ اپنے گھروں میں ماہ ربیع الاول میں خصوصاً محافل میلاد کا انعقاد کریں۔
حضرت ابو الدرداءؓ فرماتے ہیں کہ میرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت

عامر انصاریؓ کے مکان کی طرف گزر ہوا ہم نے دیکھا کہ حضرت عامرؓ اپنے کنبہ والوں اور بیٹوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعات ولادت سکھا رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ یہی دن تھا (یعنی پیر کا دن ہے جس میں حضور علیہ السلام اس عالم دنیا میں رونق افروز ہوئے) آپ نے یہ دیکھ کر فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے واسطے رحمت کے دروازے کھول دیے اور تمام فرشتے تمہاری بخش کی دعا مانگتے ہیں اور جو شخص تمہارا سا کام کرے گا وہ تمہارا ہی سا مرتبہ پائے گا (رسول الکلام فی بیان المولد والقیام ۴۵-۴۶)

فطرت انسانی

ہے کہ جس سے پیار محبت ہو اس کا ذکر ضرور کرے گا ہر بات میں اپنے محبوب کا ذکر چھیڑے گا۔ تقاضائے محبت تو یہی ہے کہ ہم اپنے گھروں میں اپنے پیارے محبوب علیہ السلام کے ذکر کی محافل منعقد کریں قرآن خوانی ونعت خوانی کریں اور اگر ہو سکے تو کسی صحیح العقیدہ سنی عالم دین کی فضائل رسول پر مشتمل کتاب پڑھ کر گھروالوں کو سنائیں اگر حضور علیہ السلام کے فضائل و معجزات یاد ہوں تو انہیں سنائیں کیونکہ

ے ذکر حبیب کم نہیں وصل حبیب سے

نہایت ضروی گزارش

عید میلا دالنبیؐ کے جلوس کے قائدین و شرکاء کو چاہئے کہ جلوس میں باوضو شریک ہوں۔ نعت خوانی کریں درود شریف پڑھیں اور علماء اہلسنّت کی تقاریر سے فیض پائیں اور خبردار خبردار! خلاف شرع حرکات سے اجتناب کریں، فحش گانوں کی ریکارڈنگ، ڈھول اور دھمال وغیرہ سے کلی طور پر اپنے جلوس کو پاک وصاف رکھیں۔ اپنے گھروں میں بھی میں ذکر رسول کی محافل منعقد کر کے اپنے شفیق و مہربان رسول سے رشتہ محبت مضبوط کریں۔

آؤ کہ ذکر شاہ حسن بحر و بر کریں   جلوے بکھیر دیں شب غم کی سحر کردیں

محتاج کرم

محمد نعیم اختر نقشبندی
خطیب مسجد غوثیہ رضویہ عکس گنبد خضریٰ، اپر مال، لاہور